جلد ۳۵ | ۱۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ ش | ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۱۲ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۶½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج دن بھر متلی کی شکایت رہی۔ اور ہاضمہ کی خرابی بھی بدستور رہی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ابھی بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب سابق ایڈیٹر "اصلاح" سرینگر الفضل کے منیجر مقرر ہوئے ہیں۔ آپ نے آج سے چارج لے لیا ہے۔

مسلمانوں میں لا اکراہ فی الدین کا تصوّر

ایک معاصر نے لکھا ہے۔

"ہمارے ایک کرم فرما پوچھتے ہیں۔ کہ اگر کافر سمجھانے ڈرانے دھمکانے کے بعد بھی اسلام قبول نہ کرے۔ تو اسکے خلاف جنگ کا اعلان جائز ہے یا نہیں؟"

اس کا جواب معاصر مذکور نے حسب ذیل دیا ہے۔

"ہمارے خیال میں تو یہ سوال ہی سرے سے غلط ہے۔ اصل سوال یہ ہے۔ کہ جو مسلمان ڈرانے دھمکانے اور سمجھانے کے بعد بھی اسلام پر عمل نہ کرے۔ تو اس کے خلاف اعلان جنگ جائز ہے یا ناجائز؟"

پھر معاصر مذکور لکھتا ہے۔

"ہر بُری چیز کے ساتھ مسلمان کا جوڑ ہر شر کے ساتھ اسلام کا پیوند۔ آج اس مسلمان کی فکر نہیں۔ دوسروں کو زبردستی مسلمان بنانے کا شوق ہے۔ اگر ٹھیک کرنا ہے تو مسلمان کو کرو۔ اگر ماتم کرنا ہے تو مسلمان پر کرو۔ دوسروں سے اسلام کا تعلق ہی کیا کہ ان پر زبردستی کی جائے۔ لا اکراہ فی الدین دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے؟"

یہ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جو جواب دیا گیا ہے درست ہے مگر اس قدر عرض کرتے ہیں۔ کہ یہ ذہنیت جو معاصر کے ایک کرم فرما نے اپنے سوال میں ظاہر کی ہے۔ اس کو پیدا کرنے کا کون ذمہ دار ہے؟

کیا ہمارے معزز مولوی اس کے ذمہ دار نہیں ہیں؟ ورنہ عوام مسلمانوں کو کوئی خواب تو نہیں آیا تھا۔ کہ وہ اسلامی تعلیم کا یہ نظریہ قائم کرتے۔ آپ جاہل سے جاہل مسلمان سے لے کر عالم سے عالم مسلمان کے پاس جاکر مسئلہ جہاد پوچھئے۔ تو تقریباً یہی یا اسی قسم کا تصور جہاد ہر جگہ کام کرتا ہوا نظر آئے گا۔ مسلمانوں کو تلوار کے ساتھ کچھ ایسی محبت ہوگئی ہے۔ کہ اسلام دنیا بھر میں بدنام ہو جائے تو ہو جائے۔ مگر ان کو اس کی کچھ پرواہ نہیں وہ اپنے جذبہ خون آشامی کی تسکین اور نہیں تو باتوں سے ضرور کریں گے۔

مسلمانوں کی یہ ذہنیت آخر کس طرح بن گئی ہے؟ اس ذہنیت کے نقصانات سے تو آپ کو بھی انکار نہیں ہوگا۔ لیکن کیا آپ نے کبھی اس بات پر بھی غور فرمایا ہے۔ کہ جہاد فی سبیل اللہ کا جو یہ غلط بلکہ تعلیمات اسلامی کے بالکل متضاد تصور مسلمانان زمانہ کے دلوں میں نقش ہو گیا ہے۔ یہ کن موقلم نقاشوں کا شاہکار ہے؟ کیا قیامت ہے کہ جس اسلام نے سب سے پہلے دنیا میں یہ اعلان کیا۔ کہ لا اکراہ فی الدین۔ آج اسی اسلام کے پیرو کہلانے والے یہ پوچھ رہے ہیں کہ "اگر کافر سمجھانے ڈرانے دھمکانے کے بعد بھی اسلام قبول نہ کرے۔ تو اس کے خلاف جنگ کا اعلان جائز ہے یا نہیں؟" گویا اس مستفسر کے خیال میں لا اکراہ فی الدین کے معنی یہ ہیں۔ کہ کافر کو پہلے سمجھایا جائے۔ پھر ڈرایا جائے۔ اور دھمکایا جائے۔ اگر پھر بھی اسلام قبول نہ کرے۔ تو اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا جائے۔ ہم تو اس اعلان سے متعجب ہوتے ہی مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ اب بعض علماء بھی اس سوال پر حیرت زدہ ہیں۔ اور غصہ سے فرماتے ہیں۔ کہ دوسروں سے اسلام کا تعلق ہی کیا کہ ان پر زبردستی کی جائے۔ "لا اکراہ فی الدین دین میں کوئی زبردستی نہیں" لیکن ہمیں ڈر ہے۔ کہ آپ کے اس اظہار رائے پر سید مودودی صاحب ضرور سرکار پرستی کا فتوےٰ جڑ دیں گے۔ کیونکہ سید صاحب کے خیال میں مستفسر صاحب کا استفسار ایک متضاد وجہ سے قابل تضحیک و تمسخر ہے۔ ان کرم فرمانے اعلان جنگ سے پہلے نہایت ہی غیر ضروری شرائط سمجھانا ڈرانا دھمکانا لگا دی ہیں۔ ورنہ سید مودودی صاحب کے خیال میں اعلان جنگ سے پہلے ایسی شرائط بھی تعلیمات اسلامی اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے طریق کار کے خلاف ہیں۔ بس اتنا کافی ہے۔ کہ تبلیغ تو برائے نام کر دی جائے۔ مگر یہ انتظار نہ کیا جائے۔ کہ آیا تبلیغ کا اثر ہوتا ہے یا نہیں۔ کافر افراد سے کیا بلکہ کافر حکومتوں سے تصادم شروع کر دینا چاہیئے صرف ذرا پہلے اتنا دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ مومنین کو تاب مقابلہ ہے یا نہیں۔

ہم اپنے معاصر سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ نظریہ جہاد فی سبیل اللہ کیا آپ کے کرم فرما کے نظریہ سے کم حیرت انگیز ہے یا زیادہ؟ آپ کے کرم فرمانے تو بہت کسر نفسی دکھائی ہے۔ کہ پہلے سمجھانے ڈرانے دھمکانے کی شرائط لگا دی ہیں۔ جب ہمارے بڑے بڑے علماء ابھی تک جہاد کا ایسا تصور مسلمانوں میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان غریب کرم فرماؤں کا کیا قصور؟

ہم معزز معاصر کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی ذہنیت بدلوانی ہو تو پہلے ان بڑے بڑے علماء کی ذہنیت بدلوائیے جو اب تک جہاد فی سبیل اللہ کو غیر اسلامی نظاموں کا اقتدار تلوار کے زور سے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے ایک ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ہے۔ "کہ کسی جماعت کا کوئی امیر نہیں ہو سکتا جب تک وہ بلحاظ عمر کے مجلس خدام الاحمدیہ یا مجلس انصار اللہ کا ممبر نہ ہو۔ کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا جب تک، وہ بلحاظ عمر کے انصار یا خدام کا ممبر نہ ہو۔ اور کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار یا خدام کا ممبر نہ ہو۔"

حضور کے ارشاد کا مفہوم اور مقصد یہ ہے۔ کہ کوئی شخص کسی عہدہ پر مقرر نہیں ہونا چاہیئے۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے دونوں مجالس میں سے کسی ایک کا ممبر نہ ہو۔ اور اس مفہوم کو قواعد انتخابات۔ مندرجہ اخبار الفضل مجریہ ۴ فروری ۱۹۴۷ء میں شق ۱۵ کے ماتحت واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ مگر جماعتوں کی طرف سے جو فہرستیں نئے عہدہ داروں کی آرہی ہیں۔ ان میں اس بات کی صراحت نہیں ہوتی۔ کہ ان کے منتخب کردہ عہدہ دار دونوں مجالس میں سے اپنی عمر کے لحاظ سے کس مجلس کے ممبر ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ حضور کے ارشاد کی سختی سے پابندی کریں۔ اور ہر منتخب شدہ عہدہ دار کے نام کے سامنے نوٹ کریں کہ وہ کس مجلس کا ممبر ہے۔ اب جو فہرستیں بغیر اس صراحت کے آئیں گی۔ ان کو واپس کر دیا جائیگا۔ اور جن جماعتوں نے نئے عہدہ داروں کی فہرستیں بھیج دی ہیں۔ ان کے لئے بھی لازم ہے۔ کہ وہ اس امر کا محاسبہ کرلیں۔ کہ آیا جو عہدہ دار انہوں نے منتخب کئے ہیں۔ ان کے انتخاب میں اس امر کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یا نہیں اگر کسی عہدہ دار کے انتخاب میں اس امر کو نظر انداز کیا گیا ہو۔ تو اب ایسے عہدہ دار کو تحریک کی جائے۔ کہ وہ اپنی عمر کے لحاظ سے دونوں مجالس میں سے کسی ایک میں شامل ہو جائے۔ اور اگر وہ اس کی تعمیل نہ کرے۔ تو اسے اس عہدہ سے فوراً علیحدہ کرکے اس کی جگہ کسی ایسے شخص کا انتخاب کیا جائے۔ جو حضور کے ارشاد کی تعمیل کر چکا ہو۔ امید ہے کہ حضور کے اس ارشاد کی پوری پوری پابندی کی جائیگی۔ (ناظر اعلیٰ)

ہر احمدی اپنی بیعت کے وعدہ کو پورا کرے

مکرمی عبد الرشید صاحب بھٹی اکونٹنٹ محکمہ بجلی جوگندر نگر نے اپنا ایک خواب حضور کی خدمت میں بھجوایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ ایک جگہ بہت سے احمدی جمع ہیں۔ اور حضور بھی وہاں تشریف رکھتے ہیں۔ اور حضور نے دس شرائط بیعت میں سے امتحان لینا ہے۔ حضور نے جب ان سے سوال پوچھا ہے۔ تو وہ کانپ رہے ہیں اور انہیں سخت گھبراہٹ ہے۔ انہوں نے حضور کے سوال کا جواب دینا شروع کیا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے خود ہی اس سوال کا جواب دینا شروع کر دیا ہے۔

اس خواب کے بیان کرنے کے بعد انہوں نے اپنی ایک ماہ کی آمد -/۱۱۰ روپے وقف کی ہے۔ حضور نے ان کے خط پر ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "خواب کی تعبیر یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بیعت کا وعدہ پورا کرنے کی توفیق بخشی ہے"۔

دوست اس امر کو ذہن نشین رکھیں۔ کہ اپنی ساری جائیداد کو یا ایک ماہ کی آمد کو اس وقت وقف کرنا بیعت کے عہد کو کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔" پورا کرنا ہے۔ ۳۱ مئی سے قبل وعدے حضور کی خدمت میں پہنچ جانے چاہئیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

ملک عطاء الرحمن صاحب مجاہد فرانس کے متعلق تازہ اطلاع

بچپن میں ملک عطاء الرحمن صاحب نے پتھری کا اپریشن کرایا تھا۔ اپریشن کامیاب ہوا تھا۔ مگر بعض اثرات اس کے اس وقت تک باقی تھے۔ جس کے لئے ڈاکٹروں نے دوبارہ اپریشن کا مشورہ دیا۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ اپریشن ہو چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کامل کے لئے دعا کریں۔

مکرم چودھری نذیر احمد صاحب مجاہد احمدیت کی علالت

مکرم چودھری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی مبلغ سیرالیون ۲ ماہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ انسان سے قربانی۔ ایثار۔ ایمان اور توکل کا مطالبہ کرتا ہے

فرمایا! "ہم اس وقت سخت مصائب اور مشکلات میں سے گذر رہے ہیں۔ اور ان کا ازالہ سوائے اللہ تعالیٰ کے فضل کے نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنا ہماری قربانیوں اور ایثار پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ انسان کے لئے اپنا فضل نازل کرتا ہے۔ اور اس کی مشکلات کو دور کرتا ہے۔ اور انسان کے لئے ترقی کے راستے کھولتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ انسان سے قربانی اور ایثار اور ایمان اور توکل کا مطالبہ کرتا ہے۔ جب انسان سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیتا ہے"

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے مجاہدوں کی ایک خاصی تعداد اپنے وعدے پورے کر چکی ہے۔ جیسا کہ شائع شدہ فہرست ظاہر کر رہی ہے۔ لیکن بعض دوستوں نے اس خیال سے کہ سال کے آخر میں دیں گے۔ یا ہمارا وعدہ جون۔ جولائی۔ اگست یا اس کے بعد کا کوئی مہینہ مقرر کیا ہوا ہے۔ بعض وہ بھی ہیں جن کا وعدہ تو دسمبر۔ جنوری۔ فروری وغیرہ یعنی ابتدائے سال میں دینے کا تھا۔ لیکن ادا نہیں کر سکے۔ ایسے احباب کو بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ۳۱ مئی تک تحریک جدید کے چندے کا ادا کرنا بھی ابتدائے سال کی فہرست میں داخل ہونا ہے۔ کیونکہ ۳۱ مئی کو تحریک جدید کے اس سال کے چھ ماہ کا عرصہ پورا ہو جاتا ہے۔ پس انہیں اپنی ضروریات پر سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

حفاظت مرکز کے چندوں کی ادائیگی حسب وقف کے تحت فوری ہونی چاہیئے

یہ امید واثق ہے۔ کہ مخلصین جماعت ضرور اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جائیدادیں اور آمدنیاں وقف کر رہے ہیں۔ لیکن اس وقت تک وعدوں کی مکمل فہرستیں جماعتوں سے اس رفتار سے نہیں آرہیں۔ جیسا کہ توقع تھی۔ اور وصولی کی رفتار وعدوں کی رفتار کے مقابلے میں بھی بہت سست ہے۔ اگرچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وصولی کے لئے چھ ماہ کی میعاد مقرر فرمائی ہے۔ لیکن یہ چھ ماہ کی انتہائی میعاد ایسے لوگوں کے لئے ہے۔ جو کسی طرح بھی اس سے پیشتر اپنی مالی کمزوری کی وجہ سے اپنے اس عہد سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ واضح ہو کہ اس وقت مالی ضروریات فوری طور پر پوری کرنے والی ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے احباب قومی ضروریات کے پیش نظر اس قربانی میں ✻

✻ سبقت کرکے ثواب حاصل کریں۔ اور آخیر وقت تک کا انتظار نہ کریں۔ قرض لیکر بھی جہاں تک جلدی ممکن ہو وعدوں کو پورا کیا جائے۔ کیونکہ قرض تو بعد میں بھی ادا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس قومی ضرورت کو موجودہ حالات کے پیش نظر پیچھے نہیں ڈالا جا سکتا۔

(ناظر بیت المال)

زعیم بہائیت جناب شوقی آفندی صاحب

"کیا آپ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں؟"

از مکرم رشید احمد صاحب چغتائی مجاہد تحریک جدید از حیفا

بہائیوں کے قبلہ اور مرکز واقعہ عکا (فلسطین) کو دیکھنے کے بعد موجودہ زعیم جناب شوقی آفندی مقیم حیفا (فلسطین) سے بھی ملاقات کی خواہش تھی۔ لیکن اس کا پورا ہونا کچھ آسان نہ تھا۔ کیونکہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب انچارج احمدیہ مشن فلسطین نے بتایا تھا کہ وہ مختلف اوقات میں پانچ مرتبہ ان کی ملاقات کیلئے ان کے مکان پر جاکر کوشش کر چکے ہیں۔

بہرحال اس دفعہ مکرم کیپٹن چوہدری غلام محمد صاحب لکھو کھڑ کی چھٹی پر آئے تو ہم تینوں شوقی صاحب کی ملاقات کے لئے ان کے مکان پر مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۴۷ء ۴ بجے شام جا پہنچے گھنٹی کو الارم کرنے پر اندر سے ایک خاتون باہر نکلی جو ایرانی معلوم ہوتی تھی۔ کیپٹن صاحب نے انگریزی میں اسے بتایا کہ ہم شوقی آفندی صاحب کی ملاقات کے لئے آئے ہیں۔ گھر ہی تشریف رکھتے ہیں۔ جواباً اس نے کہا کہ ہاں گھر میں ہی تشریف رکھتے ہیں۔ اور دروازہ کھلا چھوڑ کر اندر اطلاع کرنے کے لئے چلی گئی۔

چند منٹ گزرے تھے۔ کہ بائیں طرف والے ایک کمرے سے ایک نوجوان نے آکر کہا کہ آئیے اندر کمرے میں انتظار کیجئے۔ چنانچہ اس نے ہمیں ایک خوش وضع کمرے میں لے جاکر بٹھایا۔

عکا میں بہائیوں کی تعداد

چوہدری صاحب نے کہا کہ عکا میں تو آپ کی بڑی کثرت ہوگی؟ جس کے جواب میں اس نوجوان نے کہا ہاں بڑی کثرت ہے۔ مگر تھوڑی دیر بعد کہا کہ اتنی زیادہ نہیں۔ ہاں نسبتاً اکثریت ہے

چوہدری صاحب کے اس سوال پر کہ آخر کتنی تعداد ہے؟ اس نوجوان نے کہا کہ چار یا پانچ گھر!

گویا کہ عکا جو کہ بہائیوں کا مرکز ہے اس میں ان کی تعداد خود ایک بہائی نوجوان کے بیان کے مطابق جو خاص عکا کا رہنے والا اور یہاں شوقی صاحب کے ہاں ملازمت رکھتا ہے چار یا پانچ گھر ہے

؎ قیاس کن زگلستان من بہار مرا

قریباً آٹھ دس منٹ بعد ایک اور شخص اس کمرے میں داخل ہوا۔ اس شخص نے رسمی کلام کے بعد جو ہم سے گفتگو کی اسے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس شخص کا نام جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا منصور تھا۔ گفتگو انگریزی میں ہوئی۔ اور پہلے شخص کی نسبت اس کی انگریزی زبان صاف تھی۔

منصور صاحب۔ آپ کیسے تشریف لائے ہیں؟

کیپٹن صاحب۔ جناب شوقی صاحب کی ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک مذہبی جماعت کے لیڈر ہیں۔

منصور صاحب۔ ان سے ملاقات کیلئے تو آپ کو باقاعدہ چٹھی لکھنی چاہیئے کیونکہ وہ بہت مصروفیت رکھتے ہیں اور بہت بڑی شخصیت ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ یہاں ہائی کمشنر سے ملاقات کرنی ہو تو پہلے سے چٹھی لکھ کر وقت مقرر کرکے ملاقات کی جاتی ہے اور یہ ہائی کمشنر ایک معمولی آدمی ہوتا ہے۔ اور ہمارے محترم شوقی صاحب تو بہت بڑی شخصیت ہیں۔ جو تاحیات ہمارے لیڈر ہیں۔

کیپٹن صاحب۔ مگر ہائی کمشنر تو دنیا کے ایک حکمران ہیں۔ اور شوقی آفندی صاحب تو ایک مذہبی لیڈر ہیں۔

منصور صاحب۔ لیکن محترم شوقی صاحب مشغول و مصروف بہت رہتے ہیں۔ بہرحال آپ اپنے لئے ملاقات کی غرض کی چٹھی لکھ دیں۔

کیپٹن صاحب بہت اچھا

چٹھی لکھدی گئی۔ نیز اس میں یہ بھی لکھا۔ کہ میں کل جا رہا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ آپ کی ملاقات ہو جائے۔ منصور صاحب نے چٹھی لے کر کہا کہ میں آپکی یہ چٹھی پیش کر دونگا اس وقت تو وہ گھر میں موجود نہیں ہیں آپ کل تشریف لائیے۔

کیپٹن صاحب۔ مگر کل تو میں جا رہا ہوں بہت اچھا اگر موقعہ نہیں تو ہم جاتے ہیں۔

جیسے کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ مکرم چوہدری صاحب کی زبانی ہم سن چکے تھے۔ کہ وہ پانچ مرتبہ قبل ازیں باقاعدہ Visiting Card (تعارفی کارڈ) بھجوا کر آتے رہے ہیں۔ مگر آج تک ملاقات کے لئے وقت نہیں دیا گیا۔ چنانچہ اس طرز عمل نے اس بات کی تصدیق کردی۔ سو ہمیں ان کے کارندوں کے اس غلط بیان سے تعجب تو نہ ہوا۔ ہاں افسوس ضرور ہوا۔ چلتے وقت مکرم چوہدری صاحب نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کی کتب وغیرہ کہاں سے مل سکتی ہیں۔ ہم خریدنا چاہتے ہیں۔

میں "بہاء اللہ اور عصر جدید" عربی لینا چاہتا ہوں۔ وہ مجھے کہاں سے مل سکتی ہے۔ تو کہا کہ وہ میرے پاس ہے۔ میں آپ کو لا دیتا ہوں۔ ہم پھر بیٹھ گئے مذکورہ کتاب نیز "ایقان" نامی کتاب کچھ وقت کے بعد لاکر دیتے ہوئے کہا کہ یہ ایقان بہت ہی شاندار کتاب ہے اور اس کی عربی بہت عمدہ ہے

کیپٹن صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے (بعد اس کے کہ اس نے چٹھی میں آپ کے نام کے ساتھ عہدہ دیکھا۔ یعنی یہ معلوم کرکے کہ آپ ملٹری میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہیں اور کیپٹن ہیں تو) کہا کہ میں آپ کو سوچ بچار کرنے والا سنجیدہ آدمی پاتا ہوں اس لئے یہ کتاب ایقان آپ کے لئے لایا ہوں۔ آپ اسے ضرور مطالعہ کریں

اس دوران میں یہ بھی ان سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا آپ شوقی صاحب کے سیکرٹری ہیں۔ جس پر انہوں نے بتایا کہ میں سیکرٹری نہیں۔ وہ تمام کام خود کرتے ہیں۔ میں ان کے پاس ملازم ہوں۔ اس کے بعد جب ہم کتابیں لے کر اس کمرے سے باہر نکلے۔ اور منصور صاحب کے ہمراہ واپس اوپر اس جگہ پر پہنچے۔ جہاں سے ہم نے اندرونی دروازہ پر الارم کیا تھا۔ یہاں ایک عجیب واقعہ ہوا۔

شوقی آفندی صاحب گھر سے برآمد ہوگئے

ہم نے اس جگہ پہنچ کر دیکھا کہ بیرونی دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اور ایک ٹیکسی کھڑی ہے۔ اور گھر سے شوقی آفندی صاحب کی آمد کا انتظار ہو رہا ہے۔ اور وہ پہلا نوجوان اس دروازہ پر منتظر کھڑا ہے ساری تدبیر کو خاک میں ملتا دیکھ کر منصور صاحب نے فوراً پینترا بدلا۔ اور ہم پر یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ گویا جناب شوقی صاحب ابھی ابھی باہر سے تشریف لے آئے ہیں۔ کیپٹن صاحب کے ہاتھ سے چٹھی پکڑتے ہوئے کہا کہ لائیے میں ابھی ان کے پیش کرتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ وہ آپ کو ابھی ملاقات کا موقعہ دے دیں۔ چٹھی لے کر دو قدم ہی چلے تھے۔ اور قبل اس کے کہ یہ پہنچ جاتے۔ شوقی صاحب باہر جانے کے لئے اندر سے تشریف لے آئے۔ مگر خلاف توقع ہمیں سامنے موجود پاکر حیران و ششدر رہ گئے۔ اور برابر دو منٹ تک دروازہ سے باہر چبوترے پر ہی ہماری طرف دیکھتے رہے۔

چوہدری صاحب و کیپٹن صاحب باہر کے دروازہ پر موٹر کی طرف دیکھ رہے تھے۔ مگر میری نظر شوقی صاحب پر پڑ چکی تھی۔ میں نے ملازمین کے چہروں پر گھبراہٹ اور اضطراب کے آثار پاکر کیپٹن صاحب و چوہدری صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرائی۔

درخواست دعا

(۱) شیخ اشتیاق علی صاحب اسسٹنٹ میونسپل انجینئر دہلی کچھ عرصہ سے زیادہ بیمار ہیں نیم احمد (۲) قاضی محمد صدیق صاحب کاتب کی اہلیہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

منصور صاحب نے قدرے جھک کر انہیں سلام کیا۔ ان حرکات سے ہمیں معلوم ہو گیا۔ کہ جناب زعیم بہائیت یہی ہیں۔ اتنے میں چبوترے سے اتر کر وہ ہمارے برابر تک آن پہنچے تھے۔ منصور صاحب نے جو مارے شرم کے پسینہ پسینہ ہو رہے تھے۔ انہیں اب ہمارے سامنے پھر بتایا۔ کہ یہ دوست آپ کی ملاقات کے لئے آئے ہیں۔

جناب شوقی آفندی صاحب سے گفتگو

شوقی صاحب نے چودھری محمد شریف صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ Do you speak English (کیا آپ انگریزی میں بات کر سکتے ہیں)۔

چودھری صاحب ۔ جی ہاں۔

شوقی صاحب۔ آپ کون ہیں؟

چودھری صاحب۔ میرا نام محمد شریف ہے۔

شوقی صاحب کیا آپ جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں؟

چودھری صاحب ہاں میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں۔

شوقی صاحب۔ مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس وقت نہیں۔

بس اتنی بات کرنے کے بعد وہ آگے چل پڑے۔ ہم تینوں اور منصور صاحب اور دوسرا نوجوان بھی ہمراہ ہو لئے۔ وہ تو باہر کے دروازہ پر جا کر موٹر پر سوار ہو کر چل دیئے۔ اور منصور صاحب جن کے چہرہ پر ایک رنگ آ رہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔ اپنی خفت کو مٹانے کے لئے یوں گویا ہوئے۔ کہ

منصور صاحب ۔ شوقی صاحب کی ملاقات کے لئے تو سینکڑوں پونڈ لوگ خرچ کرتے ہیں۔ کپٹن صاحب کے معاً اس جواب پر کہ کیا پھر ہمارے جیسے آدمی جن کے پاس پونڈ نہ ہوں۔ وہ شوقی صاحب کی ملاقات نہیں کر سکتے؟ بات بدلتے ہوئے منصور صاحب نے جواباً کہا کہ آپ کی ملاقات تو بغیر پیسوں کے ہی ہو گئی ہے۔ گویا آپ نے تو انہیں بغیر پیسوں کے ہی دیکھ لیا ہے۔ اس کے بعد ہم آخری سلام کر کے دروازہ سے باہر آ گئے۔

گفتگو کے وقت جناب شوقی صاحب کی حالت

شوقی صاحب کی ڈاڑھی اور مونچھیں صفاچٹ تھیں۔ آپ پست قد کے آدمی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ ساڑھے چار فٹ پونے پانچ فٹ۔ پختہ گندمی رنگ۔ جسم قدرے فربہ۔ سر پر کشتی نما

فلسطین سے ایک خط

کیپٹن چودھری غلام محمد صاحب کھوکھر ایم۔ اے (احمدی) نے فلسطین سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام حسب ذیل مکتوب ارسال کیا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار کی دینی و دنیوی بہتری کے لئے دعا فرمادیں۔ میں ۳۔ اپریل کو حیفا دورہ پر آیا تھا۔ جملہ احمدی احباب حیفا و کبابیر کے ہمراہ نماز جمعہ مسجد محمود میں ادا کرنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ الحمدللہ۔ ۱۱/۴ کو میں ایک ہفتہ کی رخصت پر لبنان اور دمشق اور حمص اپنے احمدی بھائی۔ ابدال الشام اور صلحاء العرب کی ملاقات اور مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے گیا۔ مولوی نور احمد صاحب منیر کو میں نے اس جگہ سے پہلے تار دے دی تھی۔ وہ بیروت تشریف لے آئے تھے۔ بیروت میں "ام حازم" ہماری ایک احمدی بہن ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ یہ شیخ محمد اکبر مرحوم سابق وزیر اعظم لبنان کی اہلیہ ہیں۔ بہت نیک اور صالح خاتون ہیں۔ ان کے خدا کے فضل سے پانچ نوجوان لڑکے ہیں۔

ایک بھائی محمد حازم سے ملاقات ہوئی۔ بیروت میں اور احمدی نہیں ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ "ام حازم" اور ان کے بچوں کو احمدیت کی تعلیم سے مکمل طور پر آگاہ کیا جاوے۔ گویا تربیت کی ضرورت ہے۔ حضور دعا فرمادیں۔

دمشق میں اکثر احمدی بھائیوں سے ملاقات کی۔ اور ان کے اخلاص۔ محبت اور نیکی کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کیا۔ یہ لوگ واقعی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے مطابق ابدال الشام اور صلحاء العرب ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ایمان۔ مال و جان عزیز۔ و اولاد میں برکت ڈالے۔ آمین سب بھائی حضور سے دعا کی استدعا فرماتے تھے۔ حضور ان کی ترقی کے لئے دعا فرمادیں۔

میں نے بیروت میں امریکن یونیورسٹی اور عجائب گھر دیکھے۔ دمشق میں میں نے حضرت بلال رضؓ۔ حضرت عون۔ حضرت حفصہ رضؓ (ام المومنین) حضرت ابو ہریرہ رضؓ۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام۔ حضرت صلاح الدین ایوبی۔ حضرت محی الدین ابن عربی۔ ۷۲ شہداء کربلا رضؓ۔ حضرت فاطمہ صغریٰ۔ حضرت سکینہ رضؓ حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔ سید عبداللہ ابن زین العابدین کے مزاروں پر جا کر دعائیں کیں۔ الحمدللہ۔ مسجد اموی میں گیا۔ جس کے متعلق مسلمان کہتے ہیں۔ کہ اس کے ایک مینارہ پر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ دمشق میں حضرت صالح۔ ایوب اور حضرت محمد ایوب کردی کے مزار بھی دیکھے۔ حضرت شیخ محمد ایوب صاحب کردی کا ایک پاؤں ننگا نظر آتا ہے۔ اس پاؤں کا ننگا ہونا ان کی کرامت پر ہی خیال کیا جاتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے جس طرح قاہرہ کے عجائب گھر میں کئی Mummies رکھی ہوئی ہیں۔ اسی طرح ان کا بھی جسم مختلف مصالح سے محفوظ کر کے دفن کیا ہو گا۔ اب مجاوروں نے ان کا ایک پاؤں قبر میں لوگوں سے پیسے بٹورنے کے لئے ننگا کر چھوڑا ہے۔ جس ہوٹل میں حضور ٹھہرے تھے۔ وہ بھی دیکھا۔ حضرت شیخ عبدالغنی نابلسی کا جنہوں نے مشہور کتاب تعطیر الانام تعبیر کے متعلق لکھی ہے مزار بھی دیکھا۔ حمص میں حضرت ابی الدرداء اصحابی رضؓ۔ حضرت ہود علیہ السلام۔ حضرت خالد بن ولید رضؓ۔ حضرت سلیمان ابن خالد بن ولید رضؓ حضرت عبداللہ ابن عمر رضؓ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ۔ حضرت امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رضؓ مجدد قرن اول۔ حضرت دحیہ الکلبی کے مزار پر جا کر دعائیں کیں۔ ایک احمدی بھائی کی قبر پر بھی جا کر دعا کی۔

حمص میں ہمارے ایک اکیلے بھائی ندیم الانصاری رضؓ ہیں۔ ان کے مکان کا دروازہ حضرت خالد بن ولید کے مزار کے عین سامنے ہے۔ اور ان کا گھر تقریباً مزار سے چار سو گز دور ہے۔ میں اس بھائی کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ یہ چلتے پھرتے احمدیت کے مبشر ہیں۔ اخلاص میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ میں خدا کا لاکھ لاکھ شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے عرب کے احمدی بھائیوں سے ملاقات کا موقعہ نصیب کیا۔ بھائی ندیم انصاری کے ہمراہ حمص کے پادری سے بھی ملاقات کی۔ احمدیت سے محبت رکھنے والے اور لوگوں سے خوف کی وجہ سے بیعت نہ کرنے والے اشخاص سے ملاقات کی اور تبلیغ کی۔ ایک عرب تاجر کے ہاں رات قیام کیا۔ ان کو تبلیغ کافی ہو چکی ہے۔ اب ان کو میں نے چالیس دن استخارہ کرنے کے لئے عرض کیا ہے۔ حضور ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ احمدیت میں داخل ہو جاویں۔ بھائی ندیم انصاری حضور سے دعا کی درخواست کرتے تھے۔ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ چونکہ وہ اکیلے احمدی حمص میں ہیں۔ میں نے ان سے رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین کی دعا پڑھنے کے لئے عرض کیا۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو ان کے شہر میں احمدی بھائی عطا کرے۔

حمص سے میں واپس بیروت آیا۔ راستہ میں طرابلس شہر دیکھا۔ مسلمان بالکل مغربی تہذیب میں رنگے گئے ہیں۔ اب احمدیت کے سوا کوئی مذہب نہیں۔ یہی دنیا کا ملجاء و ماویٰ ہے۔ خدا کے فضل و کرم اور حضور اور دوسرے بزرگوں کی دعاؤں پر مجھے بہت بھروسہ ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے ادھر آنے کا موقعہ میسر آیا۔ ورنہ میں کہاں اور ادھر احمدی بھائیوں کی ملاقات کا موقعہ کہاں۔ یہ سب احمدیت کی برکتیں ہیں۔ حضور میرے بچے عزیز لئیق احمد اور دیگر اہل و عیال کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

یہ خط میں احمدیہ دار التبلیغ حیفا میں بیٹھ کر لکھ رہا ہوں۔ گذشتہ جمعہ میں نے اس جگہ مسجد "سیدنا محمود" میں پڑھا تھا۔ آج بھی خدا نے جمعہ پڑھنے کا موقعہ عنایت کیا ہے۔ اس جگہ کے تمام احمدی بھائیوں کے لئے بھی حضور دعا فرمادیں۔ سب احباب فرداً فرداً حضور سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

یہ لوگ غریب ہیں۔ اور دارالامان پہنچ کر حضور کی زیارت نہیں کر سکتے۔ اب انشاء اللہ ہوائی سفر میں آسانیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ کبھی حضور کم از کم عرب ممالک کو پندرہ بیس دن کے لئے اپنی زیارت کا موقعہ عطا فرماویں۔ تو ان لوگوں کے دلوں کی حسرتیں نکل جاویں گی۔ یہ بیچارے حضور کا

چہرہ مبارک دیکھنے کو ترستے ہیں۔ اور ترستے رہے ہیں۔ مجھے ان کا اخلاص اور محبت دیکھکر ان پر رحم آتا ہے۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ یا اللہ اُن کے ایمان مال و عزت میں برکت ڈال اور ان کی حالت ایسی بنا دے کہ یہ تیرے دیار محبوب میں جا سکیں۔ اور اپنے امام کی زیارت کر سکیں۔ آمین۔ اُن کی اولادوں کے لئے بھی دعا فرماویں۔

ہمارے عرب جماعتوں کے امیر کے لئے ایسی آسانیاں از قسم سفر خرچ و وقت وغیرہ مہیا ہونی چاہئیں۔ کہ وہ ہر ماہ باقاعدہ پروگرام کے مطابق دورہ پر تشریف لے جاویں۔ اور احمدیہ جماعتوں کی تربیت کر سکیں۔ کسی شخص کے بیعت کر لینے کے بعد اُس کی تربیت کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ خاص طور پر بیرونی جماعتیں جو مرکز احمدیت سے بہت دور ہیں۔ اور پھر دشمنوں میں گھری ہوئی ہیں۔ ادھر احمدیت کا اعلان کر دینا آسان نہیں ہے۔ عربوں کا تعصب اور حنفی کے پیاروں سے دشمنی مشہور ہے اسی لئے تو حضرت اللہ تعالیٰ عز و جل کو اس خطہ میں پے در پے جلیل القدر انبیاء علیہم السلام بھیجنے پڑے۔

مجھے خبر ملی ہے۔ کہ اب میری تقرری عراق میں ہو گئی ہے۔ میں نے حضور کی خدمت اس کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ حضور دعا فرماویں۔ کہ مجھے حج کا موقعہ بھی نصیب ہو۔ اور جس جگہ بھی جاؤں۔ خداوند تعالیٰ مجھ سے کچھ نہ کچھ تبلیغ کا کام لیتا رہے

اس سفر میں تبلیغ کا موقعہ بھی ملا۔ الحمدللہ جب بیروت سے میں اور مولوی صاحب دمشق جانے کے لئے کار میں بیٹھے۔ کار کے چلنے میں کچھ دیر تھی ہم نے راستہ میں کھانے کے لئے کچھ کیلے خریدے۔ میں نے ایک ایک کیلا ہم سفر مرد و عورتوں میں تقسیم کئے۔ ہمارے ہم سفر بہت خوش ہوئے۔ اور ہم اجنبیوں کی طرف زیادہ متوجہ ہوئے۔ ایک شخص نے ہماری گفتگو میں خاص طور پر دلچسپی لی۔ اور احمدیت کی بنیادی تعلیم وغیرہ کا ذکر سن کر کہنے لگا کہ "اگر یہ بات ہے تو میں احمدی بنتا ہوں"۔ اس کا پتہ میں نے نوٹ کیا اور مولوی صاحب نے بھی۔ اس جگہ سے میں اُن کو احمدیت کا لٹریچر بھیج رہا ہوں۔ یہ بیروت کے مشہور حکیم خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے لئے دعا فرمائیں۔

(کیپٹن) غلام محمد کھوکھر۔ ایم۔ اے۔

مرحوم خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب وزیرآبادی کا ذکر خیر

(از خواجہ عبدالعزیز صاحب جیکب آباد سندھ)

خانصاحب مرحوم سلسلہ احمدیہ کی اُن ممتاز ہستیوں میں سے تھا۔ جن کا ذکر سلسلہ احمدیہ کی تاریخ اور آنے والی نسلوں کے لئے محفوظ کرنا نہایت ضروری ہے۔ آپ ۴ اگست ۱۹۴۳ء کو جبکہ آپ کی عمر ۶۵ سال کی تھی مرض استسقی میں مبتلا ہو کر سول ہسپتال امرتسر میں اس جہان فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی لاش ۵ اگست کو قادیان لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور آپ کی خدمات سلسلہ اور تقوے کو مدنظر رکھتے ہوئے گو آپ صحابی نہ تھے۔ پھر بھی بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمرہ میں آپ کو جگہ دی گئی میرے خیال میں یہ پہلی مثال ہے۔ کہ ایک تابعی موصی نے صحابہ کے قطعہ میں دفن ہونے کا شرف پایا۔ گویا آپ وہ تھے۔ جو بعد میں آئے لیکن سابقون الاولون سے جا ملے۔ جہاں تک مجھے ان کے متعلق معلومات ہیں۔ حوالہ قلم کرتا ہوں۔

آپ ریلوے کے محکمہ برج میں بطور مستری داخل ہوئے تھے۔ اور اسسٹنٹ انجنیر تک ترقی کی۔ اپنے آفیسروں اور ہیڈ آفس والوں میں آپ کا بہت اثر و رسوخ تھا۔ اور وہ آپ کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ اور آپ کی ہر بات مانتے تھے۔ اور اکثر باتوں میں آپ سے مشورہ طلب کرتے تھے۔ پھر حکومت نے آپ کی قابل قدر دیانتدارانہ خدمات کے صلہ میں آپ کو خانصاحب کا خطاب اور ایک گھڑی بطور انعام دی۔ اور وفات پر ان کا انگریز انسپکٹر جانسٹن ایگزیکٹو انجنیر رو پڑا۔ اور اُن کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور پھر اپنا آفس بند کر کے اپنے سارے کلرکوں کو پھولوں کی چادریں دے کر قادیان بھیجا کہ جا کر ان کی قبر پر ڈالیں۔ اور ریلوے میگزین نے ان کا فوٹو شائع کیا۔ اور ان کی شاندار اور قابل قدر خدمات کو جو انہوں نے ریلوے کی ملازمت میں سر انجام دیں۔ پیش کر کے ان کو بہت سراہا اور آخر میں لکھا۔

In The Passing of
Khan Sahib .
Niematullah The
Railway has lost
a fine Engineer
and The world a very
unselfish friend

آپ وزیرآباد کے رہنے والے شیخ قانونگو تھے۔ آپ غالباً ۱۹۲۶ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور آخر تک عملی طور پر دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اس عہد پر قائم رہے۔ اور احسن طریق پر اُس کو نباہا۔ اللھم اغفر لہ و ارحمہ آپکے احمدی ہونے کے جو وجوہ تھے۔ ان میں سے ایک ملکانوں کا ارتداد بھی تھا۔ جب آپ کو ملکانوں کے ارتداد کا علم ہوا۔ تو آپ کو سخت قلق ہوا۔ آپ نے اپنے چند دوستوں کو شامل کر کے ایک خاصی رقم چندہ کی جمع کی۔ تاکہ کسی مولوی کو وہاں بھیجا جائے جو کہ مرتد ملکانوں کو تبلیغ کر کے واپس اسلام میں لائے۔ اس کام کے لئے بہت تکالیف اور وقت کے ساتھ ایک مولوی صاحب اُن کو ملے جنہوں نے اس شرط پر جانا منظور کیا۔ کہ دو سو روپیہ اُن کو پیشگی دیا جائے۔ تاکہ وہ جانے سے پہلے اپنے اہل و عیال کا خاطر خواہ انتظام کر جائیں چنانچہ رقم اُن کو دے دی گئی۔ مگر مولوی صاحب جا کر گھر ہی بیٹھے رہے جب اُن کو لکھا گیا۔ کہ اب تک کیوں نہیں گئے اب جائیں۔ تو انہوں نے کسی قدر رست پیش کر کے تین سو روپیہ کا مزید مطالبہ کیا۔ وہ رقم بھی اُن کو دی گئی۔ تب حضرت اکرکے وہ میدان تبلیغ کو روانہ ہوئے۔ لیکن چند دنوں کے بعد ناکام واپس آ گئے۔ اور گھر آ کر خان صاحب کو لکھا۔ کہ مزید روپیہ بھیجیں۔ تاکہ وہ پھر جانے کے قابل ہو سکیں۔ جس پر خان صاحب اور ان کے دوست اس مولوی سے اور ساتھ ہی فرقہ مولویان سے سخت بدظن اور مایوس ہو گئے۔ اور اس مولوی کو جواب دے کر اس سے قطع تعلق کر لیا۔ پھر جب میدان ارتداد میں احمدیوں کے کام اور اُن کی قربانیاں اور نتائج ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ اور اخباروں میں اس کا چرچا ہونے لگا۔ اور ہر دوست و دشمن ان کو خراج تحسین ادا کرنے لگے۔ تب خانصاحب کی آنکھیں کھلیں۔ اور احمدیت جس کے وہ پہلے سخت دشمن تھے۔ اب اس پر حسن ظنی کے ساتھ غور کرنے لگے۔ پھر جلد ہی ان کو اس علاقہ کے احمدی تحصیلدار سے کتاب "تبلیغ ہدایت" مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ملی جس کا پڑھنا تھا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ اس کتاب نے ان کے خیالات کی کایا پلٹ دی پھر بعد میں انہوں نے سلسلہ کی اور کتابیں مطالعہ کیں اور احمدیوں سے ملتے رہے۔ آخر بصیرت اور انشراح صدر کے ساتھ بیعت سے مشرف ہوئے۔

(باقی)

اسلام کا اقتصادی نظام

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ وہ ہنگامہ خیز تقریر ہے جس کے سننے کے لئے لاہور کے ہر طبقہ کے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو گئے تھے۔ اور جس کو سننے کے بعد انکے خیالات میں ایک انقلاب پیدا ہو گیا۔ اس لیکچر کے اختتام پر جناب جسٹس تیجا سنگھ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا:-

"یہ جماعت اسلام کی وہ تفسیر کرتی ہے جو اس ملک کے لئے نہایت مفید ہے۔ پہلے تو میں سمجھتا تھا۔ اور یہ میری غلطی تھی کہ اسلام اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے۔ غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے اور مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں غیر مسلم دوستوں سے کہوں گا۔ کہ اس قسم کے اسلام کی عزت و احترام کرنے میں آپ لوگوں کو کیا عذر ہے؟"

مضمون کی اہمیت کا علم کتاب کو شروع سے آخر تک خود پڑھنے ہی سے ہو سکتا ہے ہندی دان دوستوں کے مطالعہ کے لئے اس کا ہندی ایڈیشن تیار کیا گیا ہے کپڑے کی خوبصورت جلد قیمت صرف ایک روپیہ کرشن سندیش ٹریکٹ سیریز کے مستقل خریداروں کو ۔/۲ حاملانہ چندہ میں دی جائیگی خریداری کے لئے مینجر کرشن سندیش ٹریکٹ سیریز کو لکھیں

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے!

دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان کے مجربات

مرکب افسنتین معدہ اور جگر کی پرانی کمزوری جو انسان کو وہمی بنا دیتی ہے۔ اور مالیخولیا کے مریضوں کی طرح کئی قسم کی غیر طبعی حالتیں اس پر وارد ہوتی ہیں۔ پیٹ میں نفخ رہتا ہے۔ قبض دائمی اور تبخیر ہوتی ہے۔ ان امراض کے لئے حضرت حکیم الامت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہ نسخہ بہت کثرت سے برتتے تھے۔ یہ دوا ہاضم اور مفرح اور مقوی اور محرک ہے۔ یعنی دل و دماغ۔ جگر معدہ کو بے حد فائدہ پہنچاتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپے

عرق طاقت اعلیٰ درجہ کا قبض کشا ہے۔ ملیریا کی وجہ سے بڑھی ہوئی تلی اور جگر کے لئے اس سے بہتر دوا آج تک ہمارے تجربہ میں نہیں آئی۔ قرص بخار کے ہمراہ ملیریا کا شافی علاج ہے۔ دائمی قبض میں بھی اس کا استعمال مفید ہے۔ ضعف جگر بھس یعنی کمی خون میں فائدہ بخش ہے۔ قیمت فی بوتل جس میں سولہ خوراک ہونگی پانچ روپیہ

اولاد نرینہ اولاد نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ ہے۔ کئی خاندانوں کے تجربہ میں آچکا ہے۔ قیمت سولہ روپیہ مکمل کورس

رفیق نسواں عورتوں کے ماہواری ایام کے نقائص کو دور کرتی ہے۔ حیض کم آتا ہو بے قاعدگی سے رک رک کر درد سے آتا ہو۔ تو یہ دوا دینے سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۴ روپے سینکڑہ

نوٹ:۔ آپ اپنی بیماری کے متعلق حسب ضرورت مشورہ بذریعہ خط و کتابت یا خود تشریف لا کر ہم سے جب چاہیں کر سکتے ہیں۔ امراض کے متعلق سستی عمدہ اور تسلی بخش ادویہ ہم سے طلب فرما کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ خرچ پیکنگ و محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ آرڈر دیکر وی۔ پی وصول نہ کرنیوالا ہر قسم کے ہرجانہ کا ذمہ دار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

ضروری خبریں

ہندوستان کے متعلق برطانیہ کا فیصلہ ۲ جون کو سنایا جائے گا

نئی دہلی ۱۲ مئی کل رات کو وائسرائیگل لاج سے ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ کی تجاویز بتانے کے لئے ۱۷ مئی کو ہندوستان کے پانچ لیڈروں کی جو کانفرنس منعقد ہونی تھی۔ وہ اب ۲ جون کو منعقد ہو گی۔ چونکہ پارلیمنٹ میں تعطیلات ہو رہی ہیں۔ اور برطانوی حکومت جلد تجاویز کو آخری شکل نہیں دے سکیگی۔ اس لئے تاریخ میں یہ تبدیلی کی گئی ہے لنڈن اور ہندوستان کے سیاسی حلقوں میں اس اعلان پر بہت حیرانی اور تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

اس اعلان کی وجہ سے آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بھی جو ۱۸ مئی یہ روز اتوار ہو رہا تھا۔ جون کے پہلے ہفتے پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بھی غالباً ملتوی کر دیا جائے گا۔

سر خضر حیات خاں کی طرف سے مسلم لیگ کی مدد کرنیکا اعلان

لاہور ۱۲ مئی ملک سر خضر حیات خاں سابق وزیر اعظم پنجاب نے ایک بیان میں کہا۔ میں نے وزارت سے محض اس لئے استعفےٰ دیا تھا۔ تاکہ صوبہ کی اکثریت کی نمائندہ یعنی مسلم لیگ دیگر اقلیتوں کے ساتھ مناسب سمجھوتہ کرنے کے بعد وزارت قائم کر سکے۔ مجھے یقین ہے کہ مسلم لیگ اور دیگر پارٹیوں کے ساتھ سمجھوتہ ہی صوبہ میں ایک مضبوط وزارت قائم کر سکتا ہے۔ اور صرف اسی صورت میں امن اور خوشحالی کا دور دورہ ہو سکتا ہے آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ابھی تک اس سلسلے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ جلد سمجھوتہ کی کوئی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اپنے بیان کے آخر میں سر خضر حیات خاں نے کہا۔ میں اور میرے جملہ رفقاء نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم صوبہ میں وزارت بنانے کے سلسلہ میں مسلم لیگ پارٹی کی ہر ممکن مدد کریں گے۔

مسٹر چندریگر لنڈن میں

لنڈن ۱۱ مئی۔ ہندوستان کی عبوری حکومت کے مسلم لیگی رکن مسٹر اسمٰعیل چندریگر کامرس ممبر انٹرنیشنل ٹریڈز کانفرنس میں شرکت کی غرض سے جنیوا جاتے ہوئے آج لنڈن پہنچ گئے۔ لنڈن کے مسلمانوں نے آپ کا استقبال کیا۔ امید ہے کہ آپ لنڈن میں مسٹر اٹیلی وزیر اعظم۔ لارڈ لسٹوول وزیر ہند۔ اور سر سٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کریں گے۔

سرحد کا مستقبل اور ڈاکٹر خانصاحب

نوشہرہ ۱۱ مئی۔ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد نے کہا کہ سرحد میں ایک آزاد سوشلسٹ حکومت قائم کی جائے گی۔ یہ حکومت کسی دباؤ کے ماتحت نہ ہندوستان سے تعلق رکھے گی۔ نہ پاکستان سے۔ البتہ مشترکہ مفاد کی خاطر اپنی مرضی سے پاکستان اور ہندوستان سے تعلق قائم رکھے گی۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ سرحد نہ تو ہندوستان کے ہندوؤں کے دباؤ میں رہنا چاہتا ہے اور نہ پنجاب کے سرمایہ داروں کی غلامی میں۔ آپ نے مسلم لیگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ مٹھی بھر سرمایہ دار محض انگریزوں کے بل بوتے پر شور مچا رہے ہیں۔ جب انہیں علم ہو گیا کہ انگریز فی الحقیقت ہندوستان سے جا رہے ہیں تو ان کا شور خود بخود بند ہو جائے گا۔

پاکستان بننے والا ہے

بمبئی۔ ۱۱ مئی۔ سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب ہندوستان میں پاکستان بننے ہی والا ہے مجھے صرف مایوسی کی فضا نظر آتی ہے۔ امید کی شعاع صرف یہ ہے کہ گاندھی جی اب تک ملک کو تقسیم کرنے کے خلاف ہیں۔ آپ نے کہا ملک کو تقسیم سے بچانے کے لئے ہمیں مسلمان لیڈروں سے نہیں بلکہ مسلمان عوام سے اپیل کرنی چاہیئے۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ کا بیان

مدراس ۱۱ جون۔ مسٹر راجگوپال آچاریہ نے ایک بیان میں کہا۔ جون ۱۹۴۸ء کے بعد ہندوستان کی حفاظت کرنے کے لئے برطانوی فوج موجود نہیں ہو گی۔ اور ساری ذمہ داری ہندوستانیوں پر عاید ہو جائے گی۔ ہندوستانیوں کو آنے والی اہم ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لینا چاہیئے۔ جون ۱۹۴۸ء سے قبل بہر حال ہمیں اپنے اختلافات دور کر لینے چاہئیں۔ اگر موجودہ حالت قائم رہی تو ملک کی ترقی کے لئے اور عوام کی بہتری کے لئے جو سکیمیں تیار کر رکھی ہیں۔ وہ دھری کی دھری رہ جائیں گی۔

کلکتہ ۱۱ جون۔ آج گاندھی جی نے مسٹر حسن شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال سے ڈیڑھ گھنٹہ تک ملاقات کی۔ شام کو تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ میں تو اب تک ہندوستان یا بنگال کی تقسیم کا خیال تک اپنے دل میں نہیں لا سکتا۔ ملک یا کسی صوبہ کی تقسیم کا سوال ایسا ہے جو وہاں کے رہنے والے باشندوں کی مرضی اور مفاہمت سے ہی طے ہو سکتا ہے۔

بمبئی ۱۱ جون۔ کل جام صاحب نواں نگر نے سردار پٹیل سے طویل ملاقات کی۔ اور ریاستوں کے آئینی مستقبل پر غور کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ گجرات اور کاٹھیاوار کی ریاستیں جلد دستور ساز اسمبلی میں شامل ہونے کا فیصلہ کریں گی۔

چندہ نادہندگان کے متعلق ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ جو لوگ نادہند ہیں۔ آئندہ ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ نہ کیا جائے۔ بلکہ مناسب تعزیری کارروائی کی جائے۔ اور جن سے متواتر تین سال چندہ وصول نہیں ہوا۔ ان کی رپورٹ فوراً مرکز میں کی جائے۔ البتہ اس قسم کی مرکز میں رپورٹ کرنے سے ایک ماہ پیشتر افراد متعلقہ کو امیر یا پریذیڈنٹ باقاعدہ نوٹس دیا کریں۔ کہ اگر انہوں نے اصلاح نہ کی تو ان کے متعلق مرکز میں رپورٹ کی جائیگی۔ اور اگر کوئی جواب یا معذرت ایسے احباب کی طرف سے موصول ہو۔ تو اس کو رپورٹ کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔

چنانچہ حضور کا یہ ارشاد اخبار میں شائع کر کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی رہی ہے کہ وہ اس کے متعلق ضروری کارروائی کریں۔ بعض جماعتیں محض اس خیال سے کہ نادہند احباب ناراض نہ ہوں۔ یا بعض اوقات ان کے اخراج از جماعت کی نوبت نہ آجائے کوئی تعزیری کارروائی نہیں کرتیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ حسب فیصلہ محولہ بالا اس قسم کے پرانے اور عادی نادہندوں کو اول سمجھانے کی کوشش کرنا۔ اور پھر حسب ضرورت ان کے خلاف نظارت امور عامہ میں رپورٹ کرنا ان کے فرائض میں داخل ہے۔ اس کے علاوہ جو رپورٹ نظارت

فرقان کے مقامی خریداران

قادیان کے لوکل خریداران رسالہ فرقان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنا چندہ سال حال میں مبلغ تین روپیہ جلد از جلد دفتر رسالہ فرقان میں جمع کرا دیں۔ رسالہ کو موجودہ حالات میں روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ جن احباب کا چندہ ۲۰ مئی تک دفتر میں موصول نہ ہوگا۔ ان کو مئی کا پرچہ ارسال نہیں کیا جائے گا۔

مینجر رسالہ فرقان